غم کا دیا

آؤ تنہائی اور درد کا ذکر
خود سے کرتے ہیں وہ بھی رات ڈھلے
آؤ چلتے ہیں صحن میں گھر کے
گھُپ اندھیرے میں بیٹھ جاتے ہیں

خامشی چاہیے جو گہری ہو
اور اندھیرا جو ڈھانپ لے سب کچھ
دھڑکنیں سن سکیں ذرا اپنی
سرسراہٹ سنیں غمِ دل کی
جو کہ اس رات کے پہر گویا
سسکیاں لے رہا ہے بے آواز
اپنے اندر، بہت قریب، یہیں
غمِ ہستی کے ماخذوں کے قریں

https://emad-ahmad.com/

آؤ تنہائی اور درد کا ذکر
ایسے چھیڑیں کہ تارِ دل کانپیں
ایسے چھیڑیں کہ سازِ نیست بجے
غم دیا بن کے جل اٹھے اور ہم
اس کی لَو میں مزاجِ زیست پڑھیں

آؤ تنہائی اور درد کا ذکر
خود سے کرتے ہیں وہ بھی رات ڈھلے!

https://emad-ahmad.com/